دستور حیات

ابوغضنفر آل محمد

خطبہ حجۃ الوداع

امت مسلمہ! جب تک فرامین نبویہ کو مضبوطی سے نہیں تھاموگے کٹی ہوئی پتنگ کی طرح رسوائی کے بگولوں کے سپرد ہوگے

پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد ﷺ جب اپنے فرض کی تکمیل کر چکے تو آپؐ کے دل میں خدا کے دربار میں حاضری دینے کا خیال پیدا ہوا۔ آپؐ نے اپنے اس خیال کا اظہار اپنے مختلف ساتھیوں سے کیا۔ جس نے بھی سنا وہی آپؐ کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں افراد آپؐ کے ساتھ ہو گئے۔ بالآخر آپؐ ان سب کو اپنے ہمراہ لیتے ہوئے خدا کے دربار میں حاضری دینے کے ارادے سے چل پڑے۔

آج اسلام کی شوکت و عظمت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ کہاں تو وہ زمانہ تھا کہ لوگ آپؐ کی مخالفت میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تھے اور کہاں یہ دن کہ سب لوگ خوشی خوشی آپ کے جھنڈے تلے چلے آ رہے ہیں اور اس میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ عرفات میں پہنچے تو ایک نظر آپ نے مجمع پر ڈالی اور خدا کا شکر بجا لائے کہ آپ کی محنت رنگ لائی اور جس مقصد کے لئے آپ نے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی وہ مقصد حاصل کر لیا۔ پھر آپؐ نے اس عظیم الشان اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے تفصیلی اور الوداعی خطبہ ارشاد فرمایا۔

لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہی ہے۔ تم سب آدم کی اولاد ہو۔ اس لئے کسی شخص کو محض اس لئے دوسروں پر فضیلت اور برتری نہیں کہ وہ اعلیٰ قوم یا نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، سرخ کو سیاہ اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں۔

فضیلت اور برتری کا معیار صرف تقوی ہے۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ تمہارے غلام! تمہارے غلام! ان کو اپنے سے کم تر نہ سمجھو۔ جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔

جاہلیت کے تمام دستور میں نے روند ڈالے ہیں۔ اب ان سے یکسر کنارہ کشی اختیار کر لو۔ جاہلیت کے زمانے کے تمام انتقام باطل کر دیئے ہیں۔ اس سلسلے میں پہل میں اپنے خاندان سے کرتا ہوں اور ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا انتقامی خون باطل کرتا ہوں اور جاہلیت کے تمام سود بھی باطل کر دیئے گئے اور سب سے پہلے اپنے خاندان میں عباس بن عبدالمطلب کا سود باطل کرتا ہوں۔

سنو! عورتوں کے معاملے میں خدا سے ڈرتے رہنا۔ تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔ ان کے حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھنا۔ ہاں یہ بھی یاد رکھنا کہ عورت کو اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو دینا دلانا جائز نہیں۔

لوگو! تمہارا خون' تمہارا مال اور تمہاری عزت و آبرو ایک دوسرے کے لئے اسی طرح قابل احترام ہے۔ جس طرح آج کا دن' یہ مہینہ اور یہ شہر قابل احترام ہے۔

سنو! میرے بعد کہیں گمراہ نہ ہو جانا اور دین کے اندر غلو اور مبالغہ نہ کرنے لگنا۔ تم میں سے پہلی قومیں اور امتیں اسی سے برباد ہوئیں۔ میں تمہاری ہدایت اور رہنمائی کے لئے وہ چیز چھوڑ چلا ہوں اگر تم نے اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھا تو تم کبھی گمراہ نہیں ہو سکو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب ..... قرآن مجید' فرقان حمید۔

دیکھو! میرے بعد نہ کوئی پیغمبر آنے والا ہے اور نہ ہی کوئی دوسری امت تمہارے بعد آنے والی ہے۔ خوب سن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو۔ نماز پنجگانہ ادا کرو۔ سال بھر میں ایک مہینے کے روزے رکھو اپنے مال سے خوش

دلی کے ساتھ زکوۃ ادا کرو۔ خانہ خدا کا حج کیا کرو اور تم میں سے جو صاحب امر ہوں اور خدا کے حکم کے مطابق تم کو چلانے والے ہوں۔ ان کی اطاعت کیا کرو۔ اس کے بدلے میں تم کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔

دیکھو! شیطان کو اب تو اس بات کا یقین ہو چکا ہے کہ اب تمہارے اس شہر میں اس کی پرستش قیامت تک بھی نہیں کی جائے گی۔ البتہ تمہاری چھوٹی چھوٹی باتیں ہی اس کو خوش کر دیں گی۔ تم ان چھوٹی اور معمولی باتوں کا بھی خیال رکھنا۔

لوگو! مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ میں اور تم کبھی ایسے اجتماع میں اکٹھے نہیں ہو سکیں گے۔ اس لئے میری باتیں خوب غور اور توجہ سے سنو اور پھر یہ سب باتیں ان لوگوں تک پہنچا دو۔ جو اس اجتماع میں شریک نہیں۔

اس دستور حیات کی وضاحت فرما کر آپؐ نے لوگوں سے دریافت فرمایا۔

"تم سے خدا کے ہاں میرے بارے میں پوچھا جائے گا تم کیا جواب دو گے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی۔ ہم کہیں گے آپؐ نے خدا کا پیغام ہم تک پہنچا دیا اور رسالت و نبوت کا حق ادا کر دیا۔ آپؐ نے ہم کو کھرے اور کھوٹے کی اچھی طرح پہچان کرا دی۔"

اس وقت نبی کریم ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور تین بار فرمایا:

خدایا! تو گواہ رہنا (تیرے بندے کیا کہہ رہے ہیں) خدایا! تو سن لے (یہ لوگ کیا گواہی دے رہے ہیں) خدا! تو گواہ رہنا (یہ سب لوگ کیسا صاف اقرار کر رہے ہیں)

اسی وقت میدان عرفات میں آیت نازل ہوئی:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔

ترجمہ:۔ آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کی تکمیل کر دی اور اپنی نعمتیں تمام فرما دیں اور تمہارے لئے مذہب اسلام کو پسند فرمایا۔